12833-کیا قبر کے پاس وعظ و نصیحت کرنی مشروع ہے ؟

سوال

قبر کے پاس وعظ و نصیحت کرنے کا حکم کیا ہے ؟
ہم نے سنا ہے کہ کچھ کہتے ہیں کہ یہ نبی صلیاللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، اور کچھ کہتے ہیں کہ یہ سنت ہے ؟

پسندیدہ جواب

جی ہاں آپ کو جو یہ بات پہنچی ہے کہ مطلق طور پر ثابت نہیں یہ بات صحیح نہیں ہے، اور اسے سنت کہنے والا قول بھی صحیح نہیں.

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ جب جنازہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس کھڑے ہو کر یا قبرستان میں کھڑے ہو کر وعظ و نصیحت کرتے اور خطبہ دیتے، گویا کہ وہ خطبہ جمعہ دے رہے ہوں.

ہم نے تو یہ نہیں سنا، اور یہ بدعت ہے، بلکہ ہو سکتا ہے مستقبل میں یہ اس سے بھی بڑی چیز تک لے جائے، اور ہو سکتا ہے کہ یہ کلام کرنے والے کو اس حاضر میت کے حوالے بات کرنے کی طرف لے جائے، اور وہ اس طرح کہنا شروع کردے :

مثلا اگر وہ شخص فاسق ہو، پھر وہ لوگوں کو یہ کہنا شروع کرے کہ دیکھو یہ شخص کل کھیلا کرتا تھا، اور کل مذاق کرتا پھرتا تھا، اور یہ یہ کہتا تھا، اور اب وہ اپنی قبر میں رہن پڑا ہے.

یا مثلا وہ کسی تاجر شخص کے متعلق بات کرتا ہوا کہے : دیکھو فلاں شخص کل محلات اور گاڑیوں میں گھومتا تھا اور اس کے آگے پیچھے نوکر چاکر تھے، اور اب وہ اپنی قبر میں ہے.

اس لیے ہمارا خیال ہے کہ وعظ و نصیحت کرنے والا قبرستان میں خطبہ نہ دینا شروع کردے کیونکہ یہ سنت نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوتے تو وہ کھڑے ہو کر وعظ و نصیحت نہیں کرتے تھے اور نہ ہی جب وہ دفن کے انتظار میں ہوتے تو کھڑے ہو کر ہمیشہ خطبہ دیتے، اور نہ ہی سابقین الاولین نے ایسا کام کیا، حالانکہ وہ سنت کے زیادہ قریب تھے، اور نہ ہی اس سے قبل صحابہ کرام میں سے خلفاء راشدین نے ایسا کام کیا اور ہمیں بتایا.

لہذا نہ تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں اور نہ ہی عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہما کے دور خلافت میں اور نہ ہی علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں یہ کام کرتے رہے، اور سب سے بہتر طریقہ تو وہی ہے جس پر سلف نے عمل کیا جبکہ وہ حق کے موافق ہو.

لیکن وہ وعظ و نصیحت جو مجلس کی کلام شمار ہوتی ہو تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں، کیونکہ سنن میں ثابت ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان بقیع کی طرف گئے یا بقیع میں آئے اور اس میں لوگ ایک میت کو دفن کر رہے تھے، لیکن میت کی لحد ابھی تیار نہیں ہوئی تھی، یعنی ابھی وہ قبر کھود رہے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ کے ارد گرد صحابہ کرام بھی بیٹھے ہوئے تھے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں انسان کی موت کے وقت اور انسان کے دفن ہونے کے بعد کی حالت بیان بڑے دھیمے انداز میں بیان کرنا شروع کی نہ کہ خطبہ اور تقریر کی طرح.

اور اسی طرح صحیح بخاری وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم میں سے ہر ایک شخص کا ٹھکانہ جہنم میں بھی اور جنت میں بھی لکھا جا چکا ہے .

تو صحابہ کرام نے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر ہم کیوں نہ توکل کر کے بیٹھ رہیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"نہیں، عمل کرو، کیونکہ جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے وہ اس کے لیے آسان ہے"

حاصل یہ ہوا کہ دفن کے وقت یا دفن کے بعد انسان کھڑے ہو کر تقریر اور وعظ و نصیحت کرنا شروع کر دے یہ سنت نہیں ہے، اور آپ نے جو جانا ہے وہ بھی اس لائق نہیں، لیکن وہ نصیحت جو تقریر کی شکل میں ہو مثلا انسان بیٹھا ہوا اور اس کے ساتھی بھی ساتھ ہوں اور وہ اس جگہ کی مناسبت سے بات کرے تو یہ بہتر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء بھی ہے .

واللہ اعلم .